

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مشرک کے ذبیحہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ یعنی اس کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے نیز جو شخص خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور مشرک کا ارتکاب بھی کرے ان کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ذبح کرنا بھی ایک عبادت ہے جو مشرک سے قبول نہیں کی جاتی اس لیے جو بنیادی طور پر مشرک ہیں مثلاً ہندو سکھ اور بدھ مت وغیرہ ان کا ذبیحہ حرام ہے البتہ وہ اہل کتب جو سماوی شریعت کے قائل ہیں قرآنی صراحت کے مطابق ان کا ذبیحہ جائز قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَامُّ الدِّينِ أَتَوْا السَّيِّئَاتِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ... سورة المائدة

"اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے جائز ہے۔"

اس آیت کریمہ میں کھانے سے مراد ذبیحہ ہے لیکن اس کے لیے بھی شرط ہے کہ حلال جانور کو اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے نزول قرآن کے وقت اہل کتاب کی دو اقسام میں مشرک پایا جاتا تھا جیسا کہ قرآن میں ہے کہ یہودی حضرت عزیز علیہ السلام اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا یثا قرار دیتے تھے اس کے باوجود ان کے ذبیحہ کو مشروط طور پر ہمارے لیے حلال قرار دیا گیا ہے اسی طرح دور حاضر کے مسلمان جو معیاری نہیں ہیں البتہ کلمہ گو، نماز و روزہ کے قائل و فاعل ہیں اگر بظاہر کوئی شریک کام کریں تو ان کا ذبح کردہ جانور حرام نہیں ہوگا۔ ہاں اگر وہ مشرک و بدعت کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہوں۔ ضد اور ہٹ دھرم کے طور پر مشرک کا ارتکاب کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے ذبیحہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اگر کسی انسان میں مشرک کے اسباب موجود ہوں تو اسے مشرک قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ وہاں کوئی موانع نہ ہوں، اگر اسباب کے ساتھ کوئی رکاوٹ یا مانع موجود ہو تو انہیں مشرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کی وضاحت ہم نے اپنی تالیف "مسئلہ ایمان و کفر" میں کی ہے مکتبہ اسلامیہ سے اسے حاصل کرنے اس کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔

حدیث ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 3 - صفحہ نمبر 479

محدث فتویٰ